وَمَن یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَإِنَّہَا مِن تَقْوَی الْقُلُوبِ

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت اقتران کتاب مستطاب

شَعَائِرُ اللّٰہ

فی

اثبات فضائل شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولفہ فضیلت پناہ کرامت دستگاہ عالیجناب مولانا محمد سلامت اللہ صاحب سلمہ الواہب

حسب الحکم

حضرت عالیجناب شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الحجاج مولانا ومقتدانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ صاحب فضیلت

بااہتمام

مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در عثمان پریس عید الحی واقع حیدرآباد دکن بزیور طبع رسید

اعلان

دفتر اشاعۃ العلوم حیدرآباد میں بغرض افادت قومی کتب دینیہ طبع و شایع ہو رہے ہیں چنانچہ کتب مندرجہ نقشۂ ذیل اصلی لاگت پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم واقع شبلی گنج اندرون مدرسہ نظامیہ حیدرآباد میں ملتے ہیں۔ اور کتب خانہ دائرۃ المعارف واقع چھتہ بازار میں یہی کتب مذکورہ موجود ہیں۔ جن علم دوست حضرات کو منظور ہو ہر دو جگہ سے خرید فرما سکتے ہیں۔

فہرست کتب طبع شدہ مجلس اشاعۃ العلوم ... معہ تعداد صفحات قیمت ... ۱۳۴۳ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۱	خدا کی قدرت نظم اردو	حضرت مولوی محمد انوار اللہ صاحب دام ظلہم مدظلہ العالی۔	ستہ اولیا	(۸)	۴ پائی	مولوی خرم علی صاحب کے ابیات کی توجیہ نسبت استمداد اولیاء اللہ۔
۲	مقاصد الاسلام حصہ پنجم اردو	ایضاً	اخلاق	(۱۷۶)	۵ روپیہ	فقر فقیری و تصوف و خلافت و خرادسنر(؟) کا ثبوت۔
۳	انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود اردو۔	ایضاً	تصوف	(۱۰)	۶ پیسہ	وحدۃ الوجود کا دلائل عقلیہ سے ثبوت۔
۴	مکارم الحفظہ اردو	مولوی حفیظ اللہ خانصاحب	فضیلت حفظ قرآن	(۸۴)	۳ روپیہ	حفظ قرآن کے متعلق عمدہ حکایات و لطائف و فضائل حفاظ
۵	انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء	امام جلال الدین سیوطی مترجمہ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب	حیات انبیا	(۳۲)	۳ [illegible]	پیغمبروں کی زندگی کا ثبوت
۶	حکمت بالغہ جلد اول	مولوی احمد مکرم صاحب چریاکوٹی۔	[illegible]	(۱۸۰)	[illegible]	قرآن کا کلام الٰہی ہونے کا ثبوت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا واصلی واسلم علی من ارسل رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شاہدا لما کان فی الازل ومشاہدا لما یکون الی الابد ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جعلہ مبارکا اینما کان ونورا بل جملۃ اجزائہ وفضلاتہ طاہرۃ ومبارکۃ وطہورا وبسمعہ سمیعا وببصرہ بصیرا فلیس کمثلہ شیٔ ولن یکون وکان بعلم اللہ علیما وبقدرتہ علی کل شیٔ قدیرا فمن استخف بشانہ العلی العظیم بتنقیص جزء من اجزائہ ولو شعرا من اشعارہ شعیرا او نقص ما ینسب الیہ ویعرف بہ وصغرہ تصغیرا کما ہو دیدن الفرقۃ المارقۃ من الدین نقیرا وقطمیرا فقد اتی باثم من اعظم الکبائر واشد المنکرات نکیرا بل استحق ان یکفر تکفیرا لانہ قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر توفیرا وصار مصداق ان یقال لہم لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم وارتکبتم کبیرا وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ الجمیل الاجمل الاجل الاکمل الاعظم

الاکرم الانور المنور تنویرا و علی اٰلہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا و اصحابہ الذین اٰووہ ونصروہ معاونا و ظہیرا و بارک وسلم تسلیما کثیرا ما دام متبرک باثارہ الکریمۃ ویشتاق المحب الیہا ویکون لہا نصیرا اما بعد فیقول الفقیر الی حبیب الحبیب فقیرا زہیرا محمد المدعو بسلامت اللہ کان اللہ لہ ولوالدیہ فی الدنیا والاخرۃ ولا یکلہ الی نفسہ طرفۃ عین فتدمرہ تدمیرا ان ہذہ دلائل بل وسائل قلائل الی ذکر الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم اذکر بہا اخواننا تذکیرا وانکل الاعداء واکہرہم تکہیرا۔

جاننا چاہئیے کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور اس کا تبرک اور موجب فیوض وبرکات وانوار ہونا ایسی چیز نہیں ہے جسکا انکار کوئی ادنے عقل والا بھی کرسکے اگرچہ اسکی دلائل ہزار ون ہین مگر بنظر چند دلائل یہان ذکر کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی و نعم الوکیل۔

پہلی دلیل قال اللہ سبحانہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ شعائر جمع ہے شعیرہ کی اور شعیرہ کے معنی علامت ہین یعنے اللہ تعالے کی جو نشانیان ہین اون کی تعظیم وہی کرے گا جس کے دل مین تقوی اور اللہ تعالے کا ڈر ہو اگرچہ یہ آیت خاص بدنہ کے باب مین ہے مگر

موافق قاعدہ اصول العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب جملہ نشانیون
اور اعلام دین اور علامات الٰہیہ کو شامل ہے اسیواسطے اس آیات سے
اکابر نے اولیاء اللہ کی تعظیم کا قول کیا ہے کہ وجود انکا اعظم آیات الٰہیہ
سے امت مین سے ہے اور جب یہ لفظ شعائر اللہ بعمومہ شامل ہوا
جمیع نشانیون کو تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کو بدرجہ
اولے شامل ہوگا پس اُسکی تعظیم جملہ تعظیم شعائر اللہ سے اور وہ بحکم آیت
وشہادت الٰہی دلیل ہے تقوی القلوب کی اور اللہ تعالے جسکے تقوی کی
گواہی دے اُس کی قبولیت کا درجہ کیا پوچھنا۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ وَاِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ بس ہے اس سے
معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم نکرنیوالا متقی نہین بلکہ فاسق و فاجر ہے اور خارج
طاعۃ اللہ سے معاذ اللہ من ذالک

دوسری دلیل قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ
اٰلُ هٰرُوْنَ۔ الآیۃ تابوت عبارت ہے اُس صندوق سے
جسمین تصویرین انبیاء علیہم السلام کی تھین جو حضرت آدم علیہ السلام سے موسیٰ
علیہ السلام تک پہنچی تھیں اور اسمین تورات کی بعض الواح اور حضرت
موسےٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ تھا

جسکا موجب تسکین ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عصائے موسیٰ اور عمامۂ ہارونی بلکہ تصاویر انبیاء سے تبرک اور تسکین مین بدرجہا بڑہکر ہے

تیسری دلیل صحابۂ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود موئے مبارک حلق فرماکر تقسیم کئے ہین اگر تبرک نہ ہوتا تو تقسیم کے کوئی معنی نہین ۔

ھذا الحدیث مسطور فی الصحاح و جمیع کتب السیر و سیاتی انشاء اللہ تعالی فانتظرہ

چوتھی دلیل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شب معراج کی صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے

وقد رائنا سندہ مختوما لاکابر دمشق عند السید الجلیلی محمد حبیب اللہ الدمشقی قد نزل فی ھذہ البلدۃ رامفور سنۃ ثلث والعشرین بعد الالف والثلثمائۃ من الھجرۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام

پانچوین دلیل حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حضور نے چند موئے مبارک عطا فرمائے تھے اور حضرت خالد نے اُسکو اپنی ٹوپی مین سی رکھا تھا جس لڑائی مین وہ ٹوپی پہنکر گئے اللہ تعالے نے برکت موئے مبارک انکو فتح دی قال الشیخ فی المدارج (و بود چند موئے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کلاہ خالد بن الولید و حاضر نشد باٰنہا ہیچ قتالے را مگر آنکہ دادہ شد نصرت انتہی)

چھٹی دلیل مدارج النبوۃ مین ہے **وصل** در کرامات و برکات آنحضرت

درچیزے کہ لمس کرد و مباشرت کرد آنرا در صحیح آمدہ کہ بیرون آورد اسماء بنت ابی بکر جبہ طیالسہ را و گفت کہ این جبہ را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ است وما می شوئیم آنرا برائے بیماران و شفا می جوئیم بآن انتہے **اقول** بدن مبارک سے مس ہونا لباس یا کسی چیز کا جب باعث برکت و شفائے بیمار ہے حالانکہ مس و لمس ایک وصف ہے جسم مبارک و دست مبارک کا اور وہ عرض وصفت ہے تو موئے مبارک کہ جوہر اور جزو بدن مبارک ہے کیونکر متبرک اور موجب شفائے قلب و جسم بیماران ظاہر و باطن نہ ہوگا۔

ساتوین دلیل نیز مدارج النبوۃ مین ہے و بود کاسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ آب می انداختند در آن و شفا می جستند بآن انتہی و تقریر الدلیل ما مر

آٹھوین دلیل فیہ ایضاً و آوردہ نمیشد نزد وے صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکے کہ دیوانگی و مس جن داشت مگر دست می زد در سینہ وے و میرفت آن مس و جنون و تقریر المدعی ما مضیٰ

نوین دلیل ایضاً فی المدارج و پیدا شدن جودت و جلادت در اسپ ابی طلحہ ببرکت سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازان کہ بغایت تنگ گام بود و چنان شد کہ ہیچ اسپے مماشاۃ و محازاۃ نمی توانست کرد بوے

دسوین دلیل ایضاً پیدا شدن سرعت و سبکی در شتر جابر بعد از سستی و ماندگی بجلانیدن چوبے کہ در دست شریف بود تا آنکہ نہ توانست زمام اورا

نگہداشت و ہمچنین سوار شدن حمار تنگ گام مر سعد بن عبادہ را و گردانیدن

دے تند و تیز کہ اسب ترکی و ہیچ دابہ نمی توانست بوے مسابرہ کرد۔

گیارھویں دلیل۔ و جریر ابن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ تاکہ بر پشت اسب

نمی توانست نشست و آنحضرت بر سینہ وے زد پس گشت فارس ترین

عرب و ثابت ترین ایشان انتہلے مدارج۔

بارھویں دلیل ایضاً و از انجملہ دادن اوست مر عکاشہ را شاخ درخت

خرما در وقتے کہ بشکست شمشیر او در بدر و گشتن آن در دست وے شمشیر

جرّان و قتال کردن بدان ہمیشہ در مواقف و مشاہد تا وقتیکہ شہید شد در

قتال اہل ردت و نام این سیف عون بود و ہمچنین دادن وے براے

عبد اللہ بن جحش روز احد شاخ خرما و گشتن آن در دست وے شمشیر و دادن

قتادہ بن نعمان را در شب تاریک شاخ خرما و روشن شدن آن در راہ۔

تیرھویں دلیل مفسرین نے لکہا ہے کہ والشمس وضحٰہا میں محبوب

اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکھڑے کی قسم ہے اور۔ واللیل اذا سجٰی

میں حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک کی قسم کھائی ہے حضرت

حق سبحانہ نے پس جسطرح دست مبارک بوجہ یداللہ فوق ایدیہم۔

کے موجب برکات مسطورہ ہوا اسی طرح موئے مبارک بوجہ قسم کہانے

حق تعالے کے اس کی عظمت اور بزرگی آیت سے ثابت ہے۔

پس اسکے برکات مین شبہ بے عقلی ہے جو چیز اللہ تعالے کے نزدیک
اسقدر معظم و مکرم ہو کہ خود اسکی قسم کھائی تو اُس کی مبارکی اور عظمت مین کیا
شک ہے تفسیر حسینی سورۂ والضحیٰ مین ہے اشارت است بروشنی
روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم و کنایت است از سیاہی موے وئے
بیت والضحے رمزے ہم از روے چو ماہ مصطفی است ٭ معنی واللیل
گیسوئے سیاہ مصطفے است۔ پس موئے مبارک لحیہ مبارک کے والضحیٰ
مین اور سر مبارک کے واللیل کی قسم مین داخل ہین ــــ

چودہوین دلیل۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ
اور تشریف آوری کی جگہ اور عبادت کی جگہ اور جس چیز سے دست
مبارک کا مس ثابت ہوا ان سب کی تعظیم واکرام خود حضور اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کی تعظیم واکرام ہے۔ پس موئے مبارک کی تعظیم واکرام داخل
تعظیم واکرام حضرت سید انام ہے۔ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
مدارج مین ہے از جملہ اعظام واکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکبار
جمیع انچہ متعلق است بوے از مشاہد و اماکن و معابد و انچہ دست شریف
وے بدان رسیدہ و دیدہ شد ابن عمر کہ نہاد دست خود را بر جاے
نشستگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد ازان نہاد دست را بر روی خود
و امام مالک سوار نمی شد در مدینہ مطہرہ بر دابۂ خود و گفت شرم میدارم

از خدا کہ بی سبیر کنم زینے را کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم در ان خفتہ بسم اسپ خود و نہادہ است آنحضرت صلعم پاے مبارک خود بر آن و بخشید اسپان خود را کہ داشت ہمہ را بشافعی پس جواب دا دبانند این جواب انتھی اقول جب نشستگاہ و قدم گاہ کی تعظیم صحابہ و تابعین و اتباع تابعین و مجتہدین و ائمہ دین سے ثابت ہوئی۔ کما فی الشفاء و المواھب و السیرۃ للشامی و الحلبی و غیرھا تفصیل ذالک تو موے مبارک کا مرتبہ تو قطعاً از زمین و خاک مذکور سے بڑھا ہوا ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنے مسکۃ بالفہم و حلاوۃ الایمان۔

پندرھوین دلیل۔ خود صحابہ کرام سے تنصیص عظمت و برکت کی بھی ثابت ہے بثبوت لامرد لہ کیف و قد اتفق علیہ اصحاب السیر د المغازی قال فی المدارج آوردہ اند کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ موے پیشانی او دراز بود چنانکہ چون مے نشست و فرو می گذاشت آن موہارا بر زمین میرسید گفتند چرا دراز میداری این موہارا و نمی تراشی گفت نمی تراشم از ان جہت کہ وقتے دست شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بآن رسیدہ۔ پس نگاہ میدارم آنہارا تبرکاً انتھی جب ایک دفعہ کسی صحابی کے بال پر دست مبارک کا مس ہوا تو جب اس کی مبارکی و تبرک کا ہو گیا صحابہ کے نزدیک تو خود

حضور کے موے مبارک کا کیا پوچھنا اور پھر اسپر کتنی مرتبہ دست مبارک پڑے ہونگے اور پھر ہمارے واسطے کہ ہم صحابہ کرام سے زیادہ محتاج ہیں برکت اور تبرک حضور کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

سولھویں (۱۶) دلیل نیز مدارج میں ہے ودر کلاہ خالد بن ولید موئی چند بود از موہاے شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم تبرکاً وافتاد کلاہ وے در بعضے از جنگ گاہہا پس محکم بربست کلاہ را تا باز نیفتد وزمانہ بران کشید کہ چند کس از مسلمان کشتہ شدند پس انکار کردند صحابہ این فعل را بر خالد گفت نکردم این را بسبب کلاہ بلکہ بجہت موہاے شریف کہ دران بستہ بود نگاہ داشتہ ام تا ضائع نشود ودر دستہائے مشرکان نیفتد وبرکات آن از من مسلوب نگردد انتہیٰ

سترھویں (۱۷) دلیل شواہد النبوت میں ہے زنے از یمامہ فرزندے پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آورد کہ بر سر وے ریشے بود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آب دہان مبارک خود برسرے انداخت آن ریش نیک شد از نسل ان کودک آن علت ہرگز پیدا نیامد وہمان زن پسر دیگر را بہمین علت پیش مسیلمہ کذاب برد آب دہان نامبارک خود را بر سر وے انداخت سراو کل شد ودر نسل وے باند انتہیٰ۔ اور

مدارج النبوۃ میں ہے و ریخت آنحضرت از بقیہ آب وضوے خود در بیر قبا پس خشک نشد و کم نگشت آب او ہرگز و آب دہن شریف انداخت در چاہے کہ در دار انس بود پس نبود در مدینہ شیرین تر از وے آب وگذشت آنحضرت بہ آبے و پرسید کہ نام این چیست گفتند نام وی بیسانست و آب وے شور است فرمود نام وے نعمان است و آب وے خوش پس خوش گشت آب وے و انداخت آب دہن در دلوے از بیر و ریخت در آن و فائح گشت از وے بوے مشک انتہٰی نیز اسمین ہے و در جنگ احد تیرے بچشم قتادہ بن النعمان رسید تا آنکہ افتاد بر رخسارہ وے پس رد کرد آنحضرت آنرا بجاے خود وش پس بہترین و تیز ترین دو چشم وے شد و شکست شمشیر عبد اللہ بن جحش پس داد آنحضرت اور اشاخ درخت خرما پس گشت در دست وے شمشیر چنانکہ و ربدر بعکاشہ دادہ بود سواے ان مذکورات کے ہزاروں برکات و معجزات آب دہن مبارک اور دست مبارک کے کتب سیر مین مذکور ہیں اور معلوم ہے کہ آب دہن جملہ فضلات سے اور لمس دمس صفات سے ہے جب انکے آثار کرامت و برکات اسقدر ہین تو موے مبارک جو لحیہ مبارک یا سر مبارک کے جواہر ہین انکے برکات مین تردد نشان محرومی ہے۔

(۱۸) اٹھارہوین دلیل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تقسیم فرمانا
موے سر مبارک کو حجۃ الوداع مین صحابۂ کرام کو اور صحابہ کرام کا
دوسرونکو عطا فرمانا اس سے بڑھکر اسکی سند اور برکات کی دلیل اور
کیا چاہیئے - مدارج النبوۃ مین ہے - بعد ازان علاق را طلبید کہ
معمر بن عبد اللہ نام داشت و اشارت کرد بحلاقت کہ ابتدا بجانب
راست کند و قسمت کرد موہا را بر اصحاب ہر یکے را یکتارہ موئے
یا دو تارہ موے نصیب رسید و موہاے جانب چپ را ہمہ با بطلحہ
انصاری داد انتہے -

(۱۹) انیسوین دلیل شواہد النبوۃ مصنفہ مولانا جامی قدس سرہ السامی مین
ہے مندیلے کہ بر روے مبارک وے رسیدہ بود آتش بر آن کار
نمی کرد جماعتے مہمان انس بن مالک رضی اللہ عنہ شدند براے ایشان
طعام آورد چون فارغ شد کنیزک خود را آواز داد کہ فلان مندیل را
بیار آن کنیزک مندیلے چرکین آورد انس وے را گفت در تنور آتش
برافروز آتش برافروخت پس بفرمود تا آن مندیل را درمیان آتش
انداختند بعد ازان بیرون آوردند چون شیر سفید شدہ بود و ہیچ نسوختہ
پرسیدند از وے کہ این چیست فرمود کہ این مندیلے است کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روے مبارک خود پاک کردی ہرگاہ کہ چرکین

بشود دور آتش سے اندازیم پاک بشود و نمی سوزد انتہی جب ممسوس
دست مبارک کا یہ مرتبہ اور عزت وکرامت ہے اللہ تعالی کے
نزدیک کہ اسکو دنیا کی آگ میں نہیں جلاتا حرمت وکرامت حبیب
کیوجہ سے تو موے مبارک حبیب کی اللہ تعالی کے نزدیک کیا
کچھ حرمت وعزت وکرامت نہوگی پس اُسکے معظمین اور متبرکین
جو شوق ومحبت حبیب سے اسکی زیارت کرنیوالے اور اسکے فیوض
وبرکات وانوار حاصل کرنیوالے اور حق تعالی سے فیض وکرامت
اور عزت پانیوالے ہیں نار دوزخ سے کیونکر نہ محفوظ رہینگے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیسوین (۲۰) دلیل نیز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین ناخن مبارک کو ترشوا کر صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے
اور یہ تقسیم فرمانا نہین ہے مگر بوجہ تبرک کے اور اشارہ ہے طرف
عنایت محبوب کے جو محب کو محبوب کی طرف سے عطا ہو پس اسیطرح
موے مبارک کی تقسیم سمجھنا چاہیے اور اس کے تبرک ہونے مین
کوئی شک وتردد نچاہئیے والمحروم محروم وبآخر ناخن انگشتان مبارک
را تقلیم کرد وآن را نیز بر مردان قسمت کرد ھکذا فی المدارج ٥

اُن کے ناخن پر فدا جان کیجیے
اور ہلال عید قربان کیجیے

اکیسوین (۲۱) دلیل بول مبارک سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک
اور موجب شفائے ہر بیماری ہے جب بول کہ اخس ترین فضلات ہے
اسمین یہ برکات ہین تو موئے مبارک کی کیا کچھہ برکات نہ ہون گے
اور کیونکر شفای باطن نہ ہوگی مدارج مین ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ
در شفا گفتہ کہ بہ تحقیق رفتہ اند قومے از اہل علم بطہارت حدثین از
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واین است قول بعضے اصحاب شافعی رح
و اما بول را مشاہدہ کردہ اند بسیارے و نوشیدہ است او را ام ایمن
کہ خدمت میکرد آنحضرت را آوردہ اند کہ شبہا در تحت سریر آنحضرت
قدحی می نہاد کہ در آن بول میکرد شبے در آن قدح بول کردہ بود چون
صبح شد فرمود یا ام ایمن بریز آنچہ در آن سفال است پس نیافتند
در آن چیزے گفت ام ایمن واللہ تشنہ شدم و خوردم آنرا پس خندہ
کرد آنحضرت وامر نکرد بغسل فم وہی نکرد از عود و گفت درد نکند شکم تو
ہرگز انتہے۔

بائیسوین (۲۲) دلیل ایضاً فیہ بار دیگر زنے بود کہ نام وے برکۃ بود و نیز
خدمت می کرد آنحضرت را پس بخورد بول را و فرمود آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم الصحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نمے شد آن
زن ہرگز مگر ہمان بیماری کہ دران روز از عالم رفت۔

تیسوین (۲۳) دلیل در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خوردہ بود پس بوے خوش می وزید از وے و اولاد وے تا چند پشت انتہیٰ۔

چوبیسوین (۲۴) دلیل ایضاً در روایت است کہ مردم تبرک میکردند بول ودم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اما بول مذکور شد احادیث آن۔

اقول جس ذات مبارک ومطہر کا بول ودم تبرک ہوا اُسکا موے مبارک اور شعر اطہر کا موجب برکت ہونا اس کے کوئی معنے نہین اور جب صحابہ کرام بول ودم سے برکت حاصل کرین اور خون و پیشاب علی تبرک گردانین تو ہم متبعین بدرجۂ اولیٰ موے مبارک کو تبرک گردانا چاہیئے۔ لقد کان لکم فیہم اسوۃ حسنۃ۔

پچیسوین (۲۵) دلیل ایضاً فیہ و اما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آن۔

چھبیسوین (۲۶) دلیل یکے حجامے حجامت کرد آنحضرت را پس بیرون برد خون را و فرو برد او را در شکم خود پرسید آنحضرت چہ کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہان کنم آن از انخواستم کہ خون تو بر زمین بریزم پس پنہان کردم آن را در شکم خود فرمود بہ تحقیق حذر کردی و نگاہداشتی نفس خود را یعنے از امراض و بلا انتہیٰ۔

اقول جب خون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کے نزدیک اتنا معظم ومکرم اور متبرک ہے کہ زمین میں ڈالنا اُسکا روا نہیں رکھتے بلکہ اپنے سینہ کی تہ مین رکھتے ہین اور تبرک جانکر پی جاتے ہین اور اُسپر حضور تقریر فرماتے ہین اور اُس سے منع نہین کرتے بلکہ اسکی برکات کا اسطرح اظہار فرماتے ہین کہ اس خون کی برکت سے جو تونے پی لیا اپنی جان کو تمام بلاؤن اور امراض سے محفوظ کر لیا اور تونے ہوشیاری اور دور اندیشی اور عقلمندی کی کہ میرے خون کی اسقدر عظمت کی اور اسکو تبرک سمجھا پھر دور افتادون کو موے مبارک کی کسقدر عظمت اور توقیر چاہیے بیحد شادمانی اور شکر کا محل ہے اسلیے کہ موی مبارک کی تقسیم گویا ہمارے ہی واسطے فرمائی گئی تھی اور صحابہ کرام کو گویا ہمارے ہی لئے یہ امانت سپرد کی گئی تھی چنانچہ اونہون نے وہ امانت ادا کی اسیطرح تابعین عظام اور اتباع تابعین کرام نے تا این کہ ہم تک ہماری امانت پہونچ گئی تو ہم اُسپر کیون نہ قربان ہون اور اسکی تعظیم و توقیر و تکریم کرین اور اپنے سرون پر رکھین اور اپنا فخر سمجھکر اُسپر ہر وقت نثار رہون اور اس نشانی سے محبوب اکرم کے ہمیشہ فیضیاب اور بہرہ ور رہون۔

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

ستائیسوین (۲۷) دلیل ۔ و آمدہ است کہ چون مجروح شد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

روز احد کمید جراحت اورا مالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالی عنہم تا پاک وسفید ساخت آنرا گفتند بنیداز خون را از دہن گفت لا
واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا پس فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرد بمردے از اہل بہشت بنگرد
بسوئے این مرد انتہی ما فی المدارج۔

اقول جب خون مبارک کی عظمت اور اظہار محبت پر وعدہ بہشت ہے
تو موئے مبارک کی عظمت کرنیوالے اور اُس کی محبت وحرمت کرنیوالے
ضرور مُبَشَّر بالجنۃ ہین اور منکرین اس سعادت وبشارت سے محروم ہین

اٹھائیسوین دلیل از عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کہ حجامت
کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے پس دادم خون را وگفت
غائب کن این را در جائے کہ کس نہ بیند در وپس نوشیدم آنرا کہ
پوشیدہ ترازان مکانے نیافتم پس گفت آنحضرت وائے ترا از مردم ووائے
مردم را از تو کنایت کرد از قوت ومردانگی وشجاعت وشہامت کہ اورا
ازان حاصل شود باعث حرب وقتال با مردم شد ووے رضی
اللہ عنہ بیعت نہ کرد بہ یزید واقامت کرد بمکہ شریفہ ومجتمع شدند بروے
حجاز ویمن وعراق وخراسان وجز آن وکشت اورا حجاج
ابن یوسف در امارت عبد الملک بن مروان وبر دار کشید ولہ قصۃ طویلۃ

وور رواسیتے آمدہ کہ گفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مر عبداللہ
بن زبیر را وقتیکہ فرو برد خون را۔ لا تمسک النار الا قسم الیمین
مساس نہ کند ترا آتش دوزخ مگر برائے سوگندیکہ حق جل وعلا خوردہ۔
وان منکم الا واردھا الآیۃ ودرین احادیث دلالت ست
بر طہارت بول ودم آنحضرت صلعم وبرین قیاس سائر فضلات وعینی
شارح صحیح بخاری کہ حنفی مذہب است گفتہ کہ ہمین قائل است امام
ابوحنیفہ رح وشیخ ابن حجر گفتہ کہ دلائل متکاثرہ ومتظاہرہ اند بر طہارت
فضلات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وشمار کردہ اند آنرا ائمہ از
خصائص وسے صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المدارج للشیخ
المحدث مولانا عبدالحق الدہلوے رحمۃ اللہ علیہ۔
اونتیسوین ۲۹ دلیل احادیث متعددہ بطرق مختلفہ صحاح ستہ مین وارد
ہین کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے دعا مین یہ
کلمات مبارکہ فرمائے ہین۔ اللھم اجعلنی نورا وفی سمعی
نورا وفی بصری نورا وماسے نورا وخلفی نورا وفی
شعری نورا وفی بشری نورا وفی وجھی نورا وفی ایدی نورا وفی مخلی نورا
وفی عظمی نورا ومخی نورا وکلی نورا وجزئی نورا۔ پس موئے مبارک کی
مبارکی اور اسکا نور اور صاحب نور ہونا اس سے ثابت وظاہر ہے

اور اونے چشم بصیرت واسے پر روشن اور باہر الا من لم یجعل اللہ لہ نورا
فما لہ من نور فی الدنیا ولا فی الاخرۃ لان من کان فی ھذہ
اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا
تیسوین (۳۰) دلیل قال اللہ سبحانہ ومن اصوافھا واوبارھا و
اشعارھا اثاثا ومتاعا الی حین۔ جب جانوروں کے
بالوں مین منفعت اور اثاث ومتاع یعنے برخورداری وانتفاع
دنیوی نص قطعی سے ثابت ہے تو اشرف المخلوقات کے اشرف
اشخاص کے موئے مبارک سے انتفاع اخروی ہونا بعید از عقل
سلیم ہے کما لا یخفی علی من لہ قلب سلیم وفہم مستقیم۔
اکتیسوین (۳۱) دلیل نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے
کے سم کے نشان کی تعظیم کرتے ہین اور حق یہی ہے کہ اپنے
نبی معظم کی تعظیم اور محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ان کی ہر چیز کی تعظیم
اور اوس سے محبت ہو امت کو مگر منکرین کو باوجود دعوی امتی
ہونے کے محبت اور عظمت کی بو نہین ہے ورنہ محبوب اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی عظمت اور محبت مین
کلام نہ کرتے وہ اس باب مین نصاریٰ سے بھی گئے گذرے ہین
اس لئے کہ گدھے کے سم کے نشان سے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے موئے مبارک کو بال برابر بلکہ لاکھوان کروڑوان حصہ اسکا
بھی اگر فرض کرو تو کچھ نسبت نہیں پس اسنسے تو اس امر مین نصرانی لاکھ
درجہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب کی نشانی کے نشان پر گرویدہ ہین واہ رے
ایمان واسلام فرقہ مارقہ کا اسی کا نام دین واسلام ہے تو ایسے اسلام
کو دور سے سو سلام ہے

تیئیسوین دلیل قانون لغت ومحبت سے جو واقف اور ماہر ہے
اُسپر یہہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب
ہوا کرتی ہے۔

لموَلّفہ کوئی شئے ہو کہین ہو اس کی طرف ہو منسوب ملا ہے برابر وہی جان
سے نسبت میری ۔ مجنون کی حکایت مشہور ہے کہ لیلی کی گلی مین ایک
کتے کو اُس نے ایک دن دیکھا تھا جب اُسکو جنگل مین وہ ملگیا
تو پیار کیا اسکو گلے سے لگایا اسکے ہاتھ پاؤن چومے اس کے لئے دامن
بچھا دیا اُسپر اسکو بٹھایا جب اُسپر ناواقفین قانون الفت نے
اوسپر طعنہ کیا تو اُس کے جواب مین بھی قانون الفت کا دفعہ پڑھ
سنایا مواہب لدنیہ مین ہے۔ **اشعار**۔

رای المجنون فی البیداء کلبا فجرّ لہ للاحسان ذیلا
فلاموہ علی ماکان منہ وقالوا لم منحت الکلب نیلا

فقال دعوا الملام فان عینی ٭ راته مرة فی حی لیلی

تینتیسوین دلیل قال اللہ سبحانہ مثل نورہ کمشکوۃ الی قولہ تعالیٰ نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء در روح الارواح

آوردہ کہ این نور محمدی است کذا فی التفسیر الحسینی اس آیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سراپا نور ہونا ثابت ہے اور نیز حدیث صحاح سے جو سابقا دلیل (۲۹) میں گذر چکی ہر ہر جزو اور کل کا نور ہونا ظاہراً و باطناً ثابت اور نیز نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسماے مبارکہ مین سے ہے کما فی الشفاء والمواہب و المدارج و سیرۃ الشامی و الحلبی وغیرہا وہو متفق علیہ اور نیز نص قرآن سے ثابت ہے نقل جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔ فالنور ہو محمد صلے اللہ علیہ وسلم والکتاب القران الکریم پس موے مبارک کے منور اور منور ہونے مین شبہ نرہا خواہ سر مبارک کے ہون یا لحیہ مبارکہ کے اور جب اونکا منور اور منور ہونا بوجہ نور ذات یا نور صفات کے مبرہن ہوا تو انکے برکات و انوار مین شک نرہا اور یہ امر بدیہی ہے کہ نور کے سامنے جو ہوگا اسکی روشنی بالضرور اس پر پڑے گی خواہ اسکو اسکا ادراک ہو یا نہو پس موے مبارک کے انوار و فیضان کا ہونا اور اس سے انتفاع محبین و معظمین کے

واسطے متعین اور مبرہن ہوگیا۔ نقلاً و عقلاً ولیس وراء العبادان
قریۃ ومن کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ
اعمیٰ۔

چونتیسویں (۳۴) دلیل قال تعالےٰ یا ایھا النبی انا ارسلناک
شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہٖ وسراجا
منیرا۔ سراج کے معنی چراغ کے مشہور ہیں اور ایک معنی سراج کے
آفتاب کے بھی ہیں اور قرآن میں بھی سراج کا اطلاق سورج پر وارد
ہے۔ وجعل الشمس سراجا۔ جب سراپائے رسول اکرم صلے
اللہ علیہ وسلم کا آفتاب حقیقت ہونا نص قطعی سے ثابت اور موئے
مبارک کا جزو بدن ہونا محتاج دلیل نہیں اگرچہ جزو زائد ہے مثل ناخن
قدر مقطوع و معلوم کے مگر قبل قلم ہونے کے اوسکا اتصال آفتاب
کمال سے یقیناً اس کے جمال و جلال اور عظمت اور شوکت اور
ابہت کا باعث اور کیا باعث اور بعد انفصال اسکا تبرک ہونا
اور اس کے برکات کا صحابہ پر فائض ہونا اور خود حبیب سے اوکی
تقسیم کا وقوع برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے اسکے سطوع انوار اور
برکات و فیضان پر ورنہ تقسیم کا فائدہ اور صحابہ پر وقوع انواع
فیضان و برکات کا عائدہ معاذ اللہ کیا فسانۂ عجائب یا داستان امیرحمزہ

اور عمرو عیار کا قصہ اور شیخ چلی کی حکایت ہے استغفر اللہ اور جب ایسا نہیں تو پھر خفاشان منکرین کیون اس آفتاب سے آنکھین چراتے ہین اور موئے مبارک کے مشتاقون کو منہ چڑاتے ہین شرم نہین آتی کہ اسکا انکار کرین جس کے انوار و برکات کے اثبات پر اتنی ادلۂ قاہرہ اور براہین روشن و باہرہ آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ قائم ہوئین اسکا انکا آفتاب کا انکار اور اسکی تعظیم و اکرام کو بت پرستی سمجھنا اور کہنا یقیناً موجب لعنت و پھٹکار ہے کہ صحابۂ کرام و تابعین عظام و سلاسل اولیا و مشائخ و علماے دین الیٰ یومنا ہذا پر جو سلسلہ نقل مین داخل و شامل ہین لعن کی بوچھار ہے بلکہ نعوذ باللہ خود شارع صلوۃ اللہ و سلامہ پر وارد ہے۔

پینتیسوین دلیل۔ یہ ادلہ جو ہمنے یہان تک مختصر ذکر کیے ہین منکرین پر حجت کے لئے ہین جو نور باطن کی درخشانی سے ہنوز بہرہ ور نہین اور جنکو حق تعالےٰ نے نور ادراک باطن کا ذرہ عطا فرمایا ہے اون کے واسطے دلائل کی کچھ ضرورت نہین ہے

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وی رو متاب

باطن کے چمکارہ والے کیواسطے صرف زیارت موئے مبارک بس ہے کہ وہ اپنی دلیل آپ ہی ہین بلکہ اسکے واسطے یہ دلائل و حجج ایسے ہین جیسے آفتاب کو روز روشن مین چراغ سے

دھونڈھنا سہ

زہے نادان کہ او خورشید تابان بنور شمع جوید در بیابان

منکرین کے شبہ کی تقریر روشن

اور اس کا جواب دندان شکن

منکرون مین جو چھاجل رفید کہلاتے ہین اور یہ لوگ جنکو بشیر و نذیر بناتے ہین جنکو اشرفی بیگم اور منور محل ہونیکا دعوے ہے جن کو واحدیت کا ادعا جن کی تحریر کا رب نام کا عرب جنکی تقریر کا فضل جعفر کی زٹل اسلحہ عوام الناس کی آنکھون مین خاک ڈالتے ہین کہ میان اسکی سند کیا ہے کہ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہین یا یہ حضور کا جبہ او رقدم شریف ہے اور بالفرض اگر وہی ہون تو اس کی زیارت سے نفع کیا جب ابی بن سلول کو حضور نے خود اپنا جبہ پہنایا او سکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اور کچھ کام نہ آیا اور دوزخ سے نہ بچایا تو موئے مبارک یا جبہ و قدم شریف کے نقشہ کی زیارت سے کیا امید نفع اُسمین کیا دھرا ہے جس سے آخرت کا بھلا ہے یہ سانگ بدعتون کا نکالا ہے ایسی زیارت کرنے والونکا آخرت مین منہ کالا ہے اللہ رے سورید ہ دہنی عقل و انصاف

بیخ کنی مومنین محبین کے حال کو اپنے قیاس سے منافقین کے حال پر قیاس مع الفارق کا ذکر کیا سند کی یہان تک خبر نہین کہ اپنے باپ کے پہچاننے کا مبتدا کیا اور منتہی کیا اس موضوع کا محمول مہمل یا موضوع شہرت یا تواتر سے باپ کی خبر کہ یہ ہمارا باپ ہے مسلم لیکن موئے مبارک یا جبۂ شریف یا قدم شریف کی خبر غیر مسلم تمہارے باپ کی سند مین صحابہ نہین تابعین نہین علما نہین مشایخ نہین اولیا نہین اور موئے مبارک وغیرہ آثار شریفہ کی سند مین صحابہ و تابعین و مشائخ و اولیائے اور علمائے دین ہین پھر وہ مسلم یہ غیر مسلم کیون بوجہ لانسلم لانسلم دوسرے ملوک خالیہ اور بلدان نائیہ کا علم ہے یا جہل بر تقدیر اول وہی علم یہان اور بر تقدیر ثانی وہی لانسلم تیسرے احادیث کی سند مستند یا غیر مستند اگر مستند تو وہی استناد یہان اور اگر غیر مستند تو تم عامل بالحدیث کیسے چوتھے ان سب سے قطع نظر قرآن و رسالت کو فرمائیے اپنا ایمان بتائیے اسکی سند کیا وہی شہرت و تواتر یا خیالی رام وذاکر پرشاد کی سی تو تفصیلت کا شملہ بقدر علم تمہارے سر مبارک پر ہے ہر شئے کی انتہا اسکی ضد سے ہوتی ہے تمہاری دینداری کی انتہا نے تمکو بیدینی تک پہونچایا۔ **شعر**

ولجدت حتی کدت تبخل حائلا للمنتہی و من السرور بکاء

شبہ کی دوسری تقریر
اور اس کے جواب کی تحریر

ان میں جو بڑے بھگت اور اشرف گویا ہیں انکی یہ بڑ ہے کہ نماز نہیں۔
روزہ نہیں ضروریات و واجبات و فرائض نہیں مگر زیارت پر مرتے
ہیں اور موئے مبارک کے نام سے زیارت کرتے ہیں جب تارک
واجب و فرض ہیں تو اس زیارت سے انکی مغفرت کی کیا امید فرائض
جواہر نوافل اعراض ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عامۂ مومنین محبین پر
محض افترا اور بہتان اور انکی غیبت ہے جسکی حرمت نصوص قطعیہ سے
ثابت ہے اولاً عموماً یہ گمان کہ وہ تارک فرائض و واجبات ہیں کسیطرح
صحیح نہیں ثانیاً بالفرض بعض زائرین اگر ایسے ہیں تو غایت اسکی نہیں ہے
مگر یہ کہ وہ مرتکب کبائر ہیں پھر انقطاع امید مغفرت ان سے محض بدلیل
بلکہ خروج عن سواء السبیل ہے جب حق تعالیٰ فرمائے قل یاعبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا۔ اور الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم
ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔
تو پھر مرتکب کبائر سے انقطاع امید مغفرت کیسی سمجھی جائے منکرین شفاعت سے البتہ

انقطاع امید مغفرت ہو تو ہوتا الٹا مدار اصل نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر ہے
نہ اتیان جملہ فرائض و واجبات پر جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا اس امر پر
اجماع ہے پس یہ عدم امید مغفرت کب قابل اصغار و لائق سماع ہے
رابعاً احادیث صحاح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اس نے ایک وقت کی نماز نہ پڑھی اور
جنت میں چلا گیا جسنے ایمان لاتے ہی جہاد میں شہادت پائی اس سے
معلوم ہوا کہ نماز و روزہ شرط دخول جنت و مغفرت نہیں خاصاً جس نے
حضور سے پوچھا متی الساعۃ یا رسول اللہ۔ اور حضور نے فرمایا ما اعددت
لھا جب اس نے کہا ما اعددت کثیر صلوۃ و صیام ولکن احب اللہ و رسولہ
اسکے جواب میں حضور نے انت مع من احببت فرمایا اور دوسری حدیث
میں عموماً المرء مع من احب وارد ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغفرت
و نجات کا دار و مدار اللہ و رسول کی محبت پر ہے۔ نہ کثرت
صلوۃ و صیام وغیرہا پر ساؔ و ساؔ اصل ایمان اور حقیقت ایقان
محبت اللہ و محبت رسول اللہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ
زائر بمقتضائے محبت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم زیارت کا مشتاق ہوتا ہے پس اگرچہ وہ کیسا
ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اس کے

حقیقی ایمان کی دلیل کامل ہے پس حقیقی ایمان والے سے انقطاع امید مغفرت کا سمجھنا جہالت محض ہے سابعاً ان تقریروں میں موی مبارک کی تنقیص اور تحقیر ہے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کی تنقیص موجب خروج ایمان و اسلام ہے جیسا کہ واقع ہے طائفہ مارقہ سفہاء الاحلام سے وسیاتی تحقیقہ فی اٰخر الکلام انشاء اللہ العزیز العلام ھذہ کانت جملاً معترضۃ فلنرجع الی ما کنّا فیہ من ایراد الدلائل علی الفضائل۔

چھتیسوین (۳۶) دلیل شفا میں ہے۔ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار انس فعرق فجاءت امہ بقارورۃ تجمع فیہا عرقہ فسألہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب انتہی وتقریر التقریب ما مر غیر مرۃ۔

سینتیسوین (۳۷) دلیل نیز شفا میں ہے۔ ومنہ شرب مالک بن سنان دمہ یوم احد ومصہ ایاہ وتسویغہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ

لن یصیبہ النار۔

(۳۸) الحادیۃ والثلاثون دلیل ایضاً فیہ ومثلہ شرب عبداللہ بن الزبیر دم حجامتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لک من الناس وویل لہم منک ولم ینکر علیہ۔

(۳۹) الثانیۃ والثلاثون دلیل فیہ ایضا وقد روی نحو من ہذا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرأۃ شربت بولہ فقال لہا لن تشتکی وجع بطنک ابداً ولم یأمر واحدا منہم بغسل فم ولا نہاہ عن عودہ وحدیث ہذہ المرأۃ التی شربت بولہ صحیح اخرجہ البخاری فی الصحیح واسم ہذہ المرأۃ برکۃ وقیل ہی ام ایمن کانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان یوضع تحت سریرہ یبول فیہ وانا عطشانۃ فشربتہ وانا لا اعلم۔

چالیسویں (۴۰) دلیل اسی شفاء قاضی عیاض رضی اللہ عنہ میں ہے۔ **فصل** فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ علیہ الصلوۃ والسلام واجلالہ وتوقیرہ (الی قولہ) قال عروۃ بن مسعود حین وجھتہ قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورای من تعظیم اصحابہ لہ ما رأی وانہ لا یتوضأ الا ابتدروا وضوءہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوا وجوھم واجسادھم ولا تسقط منہ شعرۃ الا ابتدروھا واذا امرھم بامر ابتدروا امرہ واذا تکلم خفضوا اصواتھم عندہ وما یحدون الیہ النظر تعظیما لہ فلما رجع الی قومھم قال یا معشر قریش انی جئت کسری فی ملکہ وقیصر فی ملکہ والنجاشی فی ملکہ وانی واللہ ما رایت ملکا فی قومہ قط مثل محمد فی اصحابہ وفی روایۃ ان رایت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم محمدا اصحابہ انتھی اقول

وھذا الحدیث رواہ اصحاب السنن والصحاح وھو متفق علی صحتہ وفیہ نص علی تعظیم الاصحاب شعرۃ علیہ الصلوۃ والسلام وانہ کان ذالک عادۃ لھم فمن لم یعظم شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کالطائفۃ الوھابیۃ المارقۃ من الدین وھم یدعون انھم عاملون بالحدیث فقد خالف طریق الصحابۃ رضوان اللہ علیھم وخالف طریق اھل السنۃ والجماعۃ کافۃ ولہ اسوۃ سوءۃ فی النجدیۃ المحقرۃ لشان خاتم النبیین علیہ صلوات رب العالمین۔

الکتاب التسعون دلیل (۳۱) فیہ ایضا وعن انس رضی اللہ عنہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل انتھی وھو ایضا صریح فی تعظیم الصحابۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب التسعون دلیل (۳۲)۔ ایضا فیہ واعلم ان حرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وتوقیرہ

وتعظیمہ لازم کما کان حال حیاتہ انتہٰی اقول ومن
جملۃ تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الواجب تعظیم
ما نسب الیہ وسیاتی التصریح بذلک عنقریب
فانتظرہ مفتشا۔

تنبیہ الیسوبین وبیل ایضا فی الشفا ومن اعظامہ
واکبارہ اعظام جمیع اسبابہ واکرام مشاہدہ وامکنتہ
من مکۃ والمدینۃ ومعاہدہ وما لمسہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام او عرف بہ انتہٰی اقول فاذا کان الارض
التی وضع فیہا قدمہ الشریفۃ صارت بذلک
معظمۃ ودخل تعظیمہا فی تعظیمہ وتوقیرہ صلی اللہ
علیہ وسلم فشعر راسہ اولحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف لا یکون معظما ومکرما غایۃ التعظیم والتکریم
مع کونہ اعظم رتبۃ واعلیٰ قدرا ومنزلۃ من
القدم وارضہ فمن انکرہ فقد انکر عظمتہ وقدرہ
وخالف بداھۃ العقل ونظرہ فانما حسابہ علی اللہ
یوم القیمہ حین حضرہ وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون۔

حدیث (۲۴) السبعون ودلیل فیه ایضا: روی عن صفیة بنت نجدة قالت کان لابی محذورة قصة فی مقدم راسه اذا قعد وارسلها اصابت الارض فقیل له الا تحلقها فقال لم اکن بالذی یحلقها وقد مسها رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده انتهی۔

اقول فاذا کان الشیئ الممسوس بیده صلی الله علیه وسلم معظما ومکرما وموقرا عند اصحابه صلی الله علیه وسلم فما بالنا لا نعظم شعر راسه ولحیته صلی الله علیه وسلم وقد مسهما رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده الشریفة ما لا یعلمه الا الله سبحانه ونحن احوج فی تعظیمه وتحصیل فیضانه من الصحابة مع غناهم بشرف الصحبة والمجالسة والمکالمة والمشاهدة جمال وجهه الکریم علیه افضل الصلوة والتسلیم۔

حدیث (۲۵) الثمانین ودلیل۔ وکانت فی قلنسوة خالد بن الولید شعرات من شعره صلی الله علیه وسلم فسقطت قلنسوته فی بعض حروبه فشد علیها

شدة انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کثرة من قتل فیہا فقال لم افعلہا
بسبب القلنسوة بل لما تضمنتہ من شعر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتہا
وتقع فی ایدی المشرکین کذا فی الشفاء

چھیالیسویں دلیل (۴۶) رئی ابن عمرؓ واضعا یدہ علی
مقعد النبیؐ من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ ھکذا
فی الشفاء وتقریر المدعا ما مضیٰ۔

سینتالیسویں دلیل (۴۷) کان مالک رحمہ اللہ تعالیٰ
لا یرکب دابة بالمدینة وکان یقول استحیی من
اللہ ان اطأ تربة فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بحافر دابة ویروی انہ وہب الشافعی
کراعا کثیرة عندہ فقال لہ الشافعی امسک
منہا دابة فاجابہ بمثل ھذا الجواب الشفاء۔

اڑتالیسویں دلیل (۴۸) وقد افتی مالک فیمن قال
تربة المدینة ردیة بضرب ثلاثین درة
وامر بحبسہ وکان لہ قدر وقال ما احوجہ

الی ضرب عنقه تربة دفن فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یزعم انها غیر طیبة کذا فی الشفاء۔

اقول فاذا کانت تربة المدینة باسرها بهذه المثابة من العظمة والتوقیر فوالله لشعر راسه ولحیته صلی الله علیه وسلم اولی بالتعظیم واحری بالتکریم من التراب کما لایخفی علی احد من اولی الالباب۔

انچاسویں (۴۹) دلیل۔ فیه ایضا وجدیر لمواطن عمرت بالوحی والتنزیل واشتملت تربته علی جسد سید البشر واول ارض مس جلد المصطفی ترابها ان تعظم عرصاتها وتنسم نفحاتها وتقبل ربوعها وجدرانها انتهی۔

فاذا کان التراب والعرصات والربوع والجدران جدیرا بالتعظیم لکونه منسوبا الیه صلی الله علیه وسلم فشعره صلی الله علیه وسلم اجدر بالتکریم وکل ذلك اظهر لمن له قلب سلیم وفهم مستقیم لاینکره

الا من له ذهن عقيم وطبع سقيم۔

(۵۰) پچاسویں دلیل جلد اول صحیح مسلم صفحہ (۴۲۱) کتاب الحج مطبوعہ افضل المطابع دہلی میں ہے

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم اتى منا فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله

بمنا ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الى جانبه

الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس۔ اس حدیث سے صراحۃً اور نصًّا عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابہ کرام کو ثابت اور محقق ہے اور یہی دلیل واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے اور اسکو تبرک سمجھنے اور بطور تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے

اور اس کو لوگوں میں شایع کرنے کی کما سیاتی التصریح بذلك

من شارحه الامام النووی انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی طرح وہ احادیث جو آئندہ ہم نقل کریں گے۔ اسی مضمون کے مصرح ہیں اور مضامین مذکورہ کی دلیل کامل۔

(۵۱) اکاونویں دلیل۔ نیز اسی صحیح مسلم صفحہ ۴۲۱ میں ہے۔ اما

ابو بكر فقال فى رواية قال للحلاق ها واشار بيده

الى جانبه الايمن هكذا فقسم شعره بين من يليه

قال ثم اشار الى الحلاق والى جانبه الايسر

فحلقه فاعطاه ام سلیم۔

باونویں (۵۲) دلیل اسی صفحہ (۴۲۱) مسلم میں ہے واما فی روایة ابی کریب

قال فبدأ بالشق الایمن فوزعه الشعرة والشعرتین

بین الناس ثم قال بالایسر فصنع مثل ذلك ثم قال

ههنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة۔

ترپنویں (۵۳) دلیل نیز اسی صفحہ (۴۲۱) مسلم میں ہے ثم انصرف الی البدن

فنحرها والحجام جالس وقال بیده عن راسه

فحلق شقه الایمن فقسمه فیمن یلیه ثم قال احلق

الشق الآخر فقال این ابو طلحة فاعطاه ایاه۔

چونویں (۵۴) دلیل۔ اسی صفحہ (۴۲۱) مسلم میں ہے۔ عن انس لما رمی

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الجمرة ونحر نسکه

وحلق ناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا طلحة

الانصاري فاعطاه ایاه ثم ناوله الشق الایسر فقال

احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بین

الناس۔ اس حدیث میں جو لفظ (دعا) اور (اقسمه) ہے اس سے اہتمام شان

تقسیم موئے مبارک کا خوب ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

کو بلا کر ان کو عطا فرمایا اور تقسیم کا صراحةً نصاً امر فرمایا۔

پچپنویں دلیل(۵۵) امام نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ(۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں

هذا الحديث فيه فوائد كثيرة (الى ان قال)

ومنها التبرك بشعره صلى الله عليه وسلم وجواز

اقتنائه للتبرك ومنها مواساة الامام والكبير

بين اصحابه واتباعه فيما يفرقه عليهم من عطائه

وهديه انتهى۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تقسیم موئے مبارک کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امر فرمانا حضور کا اس کی تقسیم کے لئے درمیان اصحاب کے تا اینکہ ایک ایک دو دو تار ہر ایک کے حصہ میں آئے۔ بوجہ تبرک و اظہار تبرک موئے مبارک کے تھا۔ اور بسبب کمال غمخواری حضور کے صحابہ کے حال پر جو عاشق زار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واسطے حفظ اور ذخیرہ بنانے اور جمع کرنے اور تبرکار کھنے کے واسطے تھا تاکہ قرون آیندہ کے مشتاقین کی تسلی و تشفی کا باعث ہو اور تاکہ اس کی زیارت سے غائبین ہمیشہ کے لئے مستفیض ہوتے رہیں اور تاکہ ہر ملک میں یہ تبرک آپ کا پہونچ جائے۔ اور قیامت تک اس کی برکاتِ بیحد سے ہر قریب و بعید کے محبین برکت حاصل کریں۔

چھپنویں دلیل(۵۶) صحیح مسلم کتاب الفضائل صفحہ(۲۵۶) میں ہے۔

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا صلى الغداة جاء خدم المدينة
بآنيتهم فيها الماء فما يوتى باناء الا غمس يده فيه
وربما جاؤه فى الغداة الباردة فيغمس يده فيها
ايضاً عن انس قال لقد رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم والحلاق يحلقه واطاف به اصحابه
فما يريدون ان تقع شعرة الا فى يد رجل امام نووی اس پر
لکھتے ہیں۔ فى هذه الاحاديث بيان بروزه صلى الله عليه
وسلم للناس وقربه منهم ليصل اهل الحقوق
الى حقوقهم ويرشد مسترشدهم وليشاهدوا
افعاله وحركاته فيقتدى بها وهكذا ينبغى
لولاة الامور وفيها صبره صلى الله عليه وسلم
على المشقة فى نفسه لمصلحة المسلمين واجابته
من سأله حاجة او تبريكا بمس يده وادخالها
فى الماء كما ذكروا وفيه التبرك باثار الصالحين
وبيان ما كانت الصحابة عليه من التبرك
باثاره صلى الله عليه وسلم وتبركهم بادخال

یدہ الکریمۃ فی الآنیۃ وتبرکھم بشعرہ الکریم
واکرامھم ایاہ ان یقع شیئ منہ الا فی ید رجل
سبق الیہ انتہٰی۔

ستاونویں (۵۷) دلیل نیز صحیح مسلم صفحہ ۲۵۷ باب طیب عرقہ
صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ میں ہے عن انس بن
مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشھا ولیست
فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشھا فاتت
فقیل لھا ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک
علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ
علی قطعۃ ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتھا
فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرھا
ففزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین
یا ام سلیم فقال یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا
قال اصبت **اقول** اس حدیث سے عرق مبارک کا مبارک اور تبرک
ہونا اور اسے تبرک جاننے والے کو اور اس کے ساتھ برکت کے طالب کو مصیب کہنا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف ثابت ہے اور اسمیں شک نہیں کہ موئے مبارک کا

مرتبفس تبرک رہو نہیں نسبت عرق اطہر کے بدرجہا بڑھ کر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکۃ بالفہم پس موئی مبارک کو تبرک جاننے والے اور اسکے برکت حاصل کرنے والے اور اس کی زیارت سے حصول برکت کے امیدوار بے شبہ مصیب اور رحمت الٰہی کے امیدوار اور اس پر طعن و شبہ کرنے والے قطعاً خطاوار یقیناً گنہگار بلکہ یہ انکار بوجہ لزوم استخفاف شانِ حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بالضرور موجب پھٹکار۔

اٹھاونویں (۵۸) دلیل۔ ابو داؤد صفحہ (۲۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے

عن انس بن مالک رضہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر ثم رجع الی منزلہ بمنیٰ فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق رأسہ الایمن فحلقہ فجعل یقسم بین من یلیہ الشعرۃ والشعرتین ثم اخذ بشق رأسہ الایسر فحلقہ ثم قال ھٰھنا ابو طلحۃ فدفعہ الی ابی طلحۃ

ترجمہ مختصر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن رمی جمار کرکے اپنی ٹھیرنے کی جگہ تشریف لائے جو منیٰ میں تھی اور قربانی کرنے کے بعد نائی کو بلوایا۔ اور اپنے

سر مبارک کے سیدھی جانب اس کو دی۔ اور اس نے اسکو مونڈا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تقسیم کرنے لگے درمیان ان صحابیوں کے جو حضور کے پاس اور متصل تھے ایک ایک دو دو موئے مبارک پھر الٹی جانب سر مبارک کی منڈوائی اور فرمایا یہاں ابوطلحہ ہیں سو ابوطلحہ کو وہ موئے مبارک عطا فرمایا **اقول** اس حدیث سے حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تقسیم کرنا موئے مبارک کو ثابت ہے اور منشاء اس تقسیم کا درمیان صحابہ کے تھا گویہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ان کے پاس رہے اور اس سے ان کو برکت حاصل ہوتی رہے اور ان کے ذریعے سے اور لوگوں کو جو دور و دراز کے رہنے والے اور غائب ہیں اسکے برکات پہونچیں اور وہ اس سے مستفیض ہوں

فالمعترض علی متخذی شعرہ المبارک مبارکا و تبرکا فی الحقیقۃ معترض علی صاحب الشرع و لایخفی ما فیہ من الشناعۃ و القباحۃ بل البغض و العداوۃ اعاذنا اللہ و سائر المسلمین من امثال ھذہ الجسارۃ الموجبۃ لسلب الایمان عند اھل الایقان۔

(۵۹) اونسٹھویں دلیل مشکوٰۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنو کے صفحہ ۲۲۲ میں ہے

عن انسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَتیٰ منیً۔ فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتیٰ منزلہ بمنی
ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ
الایمن ثم دعا اباطلحۃ الانصاری فاعطاہ ایاہ
ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ

اباطلحۃ فقال اقسمہ بین الناس متفق علیہ۔

اقول اس روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امر فرمانا حضرت ابوطلحہ انصاری کو تقسیم موئے مبارک کے لئے ثابت ہے اور منشا اس امر کا بھی وہی ہے جو مذکور ہوا یعنے مستفیض ہونا صحابہ وغیرہم کا حضور کی نشانی اور موئے کے تبرک سے بہر حال خواہ حضور نے خود تقسیم فرمایا صحابہ میں یا امر فرمایا تقسیم موئے مبارک کے ساتھ دونوں صورتوں میں موئے مبارک کا تبرک ہونا اور اس تبرک سے خلق کو فیض پہونچانا ثابت و مبرہن ہے۔

دلیل ساٹھوین (۶۰) مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کا غذ پر کھنچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہور علمائے اعلام بلکہ کافۂ اہل اسلام پھر موئے مبارک کی عظمت و برکت جو خدائی نقشہ ہے کیا اس کاغذی نقشہ منقوشہ مخلوق سے بھی کم ہوگی ؏ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

دلیل اکسٹھویں (۶۱) مزار اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث وسیر وغیرہا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں۔ بلکہ زمانہ مشہود لہا بالخیر یعنے تابعین واتباع تابعین سے لیکر قرناً بعد قرنٍ آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی فریادی بیدادی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کاغذی پیراہن پیکرِ تصویرِ مزار روشن وروضہ رشک گلشن کا مرتبہ موئے مبارک حضرت ختم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا چڑھا ہے۔ تبرک اور تعظیم کے باب میں حاشا و کلا۔ اور اگر عقل وانصاف کا خون کر کے یہی تصویر کشی ذہن وہمی میں متصور ہو تو اسکے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

دلیل باسٹھویں (۶۲) اس سے بڑھ کر اور سنیئے اور اپنا سر دھنئے [illegible] اور مدینہ شریف اور مزارِ انور اور روضہ منور تو بڑی چیزیں ہیں۔ اُن کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم ومکرم مان لئے گئے تو چنداں محلِ تعجب اور مقامِ استعجابِ اولی الالباب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل بے بہای نعل بہا کی تصویر وتمثال وہ معظم ومکرم ہیں کہ مذاہب اربعہ کے علمائے دیں واساطین شرع مبین ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً وتعشقاً اس کو چومتے ہیں۔ اور بناتے ہیں۔ اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اوراس کے برکات اور موجب تسلی وتشفی قلوب عشاق ہونیکی تصریح فرمائیں

فاعتبروا یا اولی الابصار واحترقوا ایہا الاشرار علی رؤسکم
لنعال الابرار وارجل الاخیار۔

دلیل تریسٹھویں (۶۳) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی نے اور محدث جلیل القدر
ابونعیم صاحب حلیۃ الاولیاء وابوالفرح ابن جوزی حنبلی علامہ
تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر امام ابن عساکر علامہ سید سمہودی
شافعی صاحب کتاب الوفا وخلاصۃ الوفا عارف باللہ محمد سلیمان
جزولی صاحب دلائل وحافظ محقق ابن حجر مکی شافعی صاحب
جوہر منظم علامہ حسین بن محمد صاحب الخمیس فی احوال النفس النفیس
صلی اللہ علیہ وسلم وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح
مواہب شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب
علامہ محمد بن عمر حافظ رومی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ
خلاصۃ الوفا وغیرہم نے قبور مقدسہ حضرت خاتم صلی اللہ
علیہ وسلم وصدیق اکبر وفاروق اعظم صلی اللہ علیہ وعلیہما وسلم کے نقشے
بنائے انکو معظم ومکرم سمجھے اور سمجھائے زیارت وتقبیل کی ہدایت فرمائی
اگر نہ دیکھا ہو تواب دیکھو اور اگر دیکھے ہو توایمان لاؤ یا انپر اعتراض بناؤ۔
اور بے دین کہلاؤ اختیار بدست مختار ست

گربہ مسکین اگر پر داشتے	تخم گنجشک از جہاں بر داشتے
ویں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے	ہیچکس را بے زدن نگذاشتے

دلیل چونسٹھویں (۶۴) مطالع میں شیخ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقا وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکھانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ ومن فوائد ذلک ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا ویلثمہ ویزور ویزداد فیہ حبا وشوقا ترجمہ مولف رضی اللہ عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بڑھائی بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جسکو روضۂ مقدسہ کی زیارت میسر نہ ہو وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دلیں بڑھے۔

اقول۔ جب روضۂ مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھینچا ہوا ایسا معظم و مکرم اور مبارک و محترم ہے۔ کہ اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس شخص کو جسے اصل روضۂ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہو اور زیارت تصویر روضہ کی موجب ہے۔ از دیاد شوق و محبت مشتاق کی تو حضور کے جبۂ شریف یا قدم شریف یا موئے لطیف یا اور آثار منیفہ کیونکر قابل ہزار احترام اور لاکھ اکرام نہ ہوں۔ اور ان کی زیارت مشتاقوں کو کیوں کر موجب زیادتِ شوق و غرام نہ ہوں۔ جب نقشۂ روضۂ رشک روضۂ رضوان لائق اہتمام و اشاعت تمام ہو تو خود محبوب کے جزؤ اور خاص ملبوس اور اثر منو وقدوس کیوں نہ سزاوار کروڑ اہتمام اور لائق بے شمار اشاعت بین الانام کے ہوں۔

دلیل پینسٹھویں (۶۵) اسی مطالع علامہ فاسی قصری میں ہے قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقة یقول فیه انه ینبغی لذاکر اسم الجلالة من المریدین ان یکتبه بالذهب فی ورقة ویجعله نصب عینه فاذا صور قاری هذا الکتاب الروضة صورة حسنة وخصوصاً بالذهب فهو من معنی ذلك ترجمہ میں نے بعضے علمائے مشرق کی

کتاب میں دیکھا کہ وہ اس میں فرماتے ہیں جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے۔ تو اُسے چاہیئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھکر اپنے پیش نظر رکھے پس جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضہ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگے بلکہ آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

دلیل چھیاسٹھویں (۶۶) - ایضا فیه قد ذكر بعض من تكلم على الاذكار كيفية التربية بها انه اذا كمل لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فليشخص بين عينيه ذاته الكريمة بشرية من نور في ثياب من نور يعني لتنطبع صورته صلى الله عليه وسلم في روحانيته ويتألف معها تألفا يتمكن به من الاستفادة من اسراره والاقتباس من انواره صلى الله عليه وسلم فان لم يرزق تشخص صورته فيرى كانه جالس عند قبره المبارك يشير اليه متى ذكره فان القلب متى ما شغله شيئ امتنع من قبول غيره في الوقت (الى كلامه) فيحتاج الى تصوير

الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتھا ویشخصھا بین عینیہ من لم یرفعھا من المصلین علیہ فی ھذا الکتاب وھم عامۃ الناس وجمھورھم

ترجمہ۔ بعضے اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں۔ کہ جب ذاکر لا الٰہ الا اللہ کو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہئیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصوّر اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے۔ اور اس سے وہ الفت پیدا ہو۔ جسکے سبب اسکے حضور کے اسرار سے فائدے لے۔ حضور کے انوار کے پھول چُنے۔ اور جسے یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے۔ اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے۔ تصور میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ اور قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی۔ اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں۔

اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں اقول جب خیال میں تصور جمانے کے لئے روضہ نبوی اور مزار صدیق و فاروق کے نقشے اور تصویر کی حاجت ہو تو عین آثار محبوب کی زیارت بدرجہ اولیٰ محل ضرورت ہوگی ہاں ہاں جو بدتر سے بدتر تصور محبوب کو نماز میں ناجائز کہنے والے ہیں والعیاذ باللہ گاؤ خر کے تصور سے اس کو بدتر جاننے والے ہیں جیسا کہ وہابیوں کے پیر نے اپنی صراط مستقیم میں خیال باندھا ہے وہ خدا و رسول خدا سے پھر گئے ہیں اپنے خیال بدتر از خیال گاؤ خر پر اڑنے والے ہیں۔ خدا و رسول خدا نے نماز میں السلام علیک ایہا النبی کا حکم کیوں دیا اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اعظام و اکرام کیوں کیا مصرعہ چو اللہ بود نہ لذات اور اک مصرعہ چون ندید ند حقیقت رہ افسانہ زدند مجنوں کے لئے ریت کا تودہ کاغذ اور اپنی انگلی کا قلم لیلیٰ کی نام کی تصویر کے واسطے موجب تسلی و آرام اور یہ مسلمان بنام محبوب حقیقی کے آثار و خیال و نام سے کہنے والے رام رام واہ رے ایمان اور شاباش اے اہل اسلام۔

مثنوی شریف

دید مجنوں را یکے صحرا نورد	در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود و انگشتاں قلم	می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت ای مجنون شیدا چیست این	می نویسی نام بہر کیست این

خاطر خود را تسلی میکنم	گفت عشق نامم بیلی میکنم

دلیل ستاونویں۔ نیز اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ وقد استنابوا

مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام

ما للمنوب عنه وذکروا لہ خواص وبرکات

وقد جربت۔ ترجمہ علمائے کرام نے نعل مقدس

کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا۔ اور اس کے لئے وہی اکرام

واحترام ٹھیرایا جو اصل کے لئے ثابت تھا اور اس نقشۂ مبارک و

تصویرِ نعل کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلا شبہ

وہ تجربے میں آئے۔

دلیل اٹھاونویں۔ اسی میں ہے۔ وقالوا فیه اشعارا

کثیرۃ والفوا فی صورته ورووه بالاسانید

وقد قال القائل ؎

ولم اظفر بمطلوبی لدیها	اذا ما الشوق اقلقنی الیها
وقلت لناظری اقصر علیها	نقشت مثالها فی الکف نقشا

ترجمہ نعلِ مبارک کے نقشے اور اس کے شوق کے بابمیں علمائے دین نے

بہت سے اشعار کہے ہیں اور اس کے نقشے اور تصویر کے باب میں رسالے

تصنیف کئے۔ اور اس کو سندوں کے ساتھ روایت کئے۔ اور کہنے والے

نے کہا جب اس کے شوق کی آگ میرے سینہ میں بھڑکتی ہے اور اسکا
دیدار میسر نہیں ہوتا تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچکر آنکھ سے لگاتا ہوں اسی پر بس کر
دلیل انہترویں (۶۹) علامہ تاج الدین فاکھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
فجر منیر میں فرماتے ہیں۔ من فوائد ذلك ان من لم
یمکنه زیارة الروضة فلیبرز مثالها
ولیلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل
کما قد ناب مثال نعله الشریفة مناب
عینها فی المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحیحة
ولذا جعلوا له من الاکرام والاحترام ما یجعلون للمنوب عنه
ترجمہ روضۂ مبارکہ کے نقشے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل
روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملے۔ وہ اس کی زیارت کرے۔
اور شوق دل کے ساتھ بوسہ دے کہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے
جیسے نقشۂ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے
جس پر صحیح تجربے شاہد عدل ہیں۔ اور اسی واسطے علمائے دین نے نقشے کا اعزاز
واعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔
دلیل سترویں (۷۰) ۔ دلائل الخیرات کی شرح جو خود مصنف کی ہے اس میں
مرقوم ہے۔ انما ذکرتها تابعا للشیخ تاج الدین

الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی

صفۃ القبور المقدسۃ وقال ومن فوائد ذلک الخ

دلیل اکیس و بیسویں[۱] امام ابو اسحاق ابراہیم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ نعل مبارک کے بیان میں مستقل کتاب تالیف کی نیز ان کے شاگرد شیخ ابو سلیمان بن عساکر نے عمدہ کتاب اس باب میں مسمی بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ حدیث نے مثل کتب حدیث کے روایۃً وسماعاً وقراءۃً اعتناء تام کیا اور ایسا ہی اور علماء نے اس باب میں تصانیف کیں چنانچہ علامہ قسطلانی شارح صحیح البخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ قد ذکر

ابو الیمن بن عساکر تمثال نعلہ الکریم

علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم فی جزء مفرد

روایۃ وقراءۃ وسماعا وکذا افردہ بالتالیف

ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن خلف السلمی

المشہور بابن الحاج من اھل المریۃ بالاندلس

وکذا غیرھما۔

دلیل تئیسویں[۲] نیز مواہب میں ہے۔ وللہ در ابی الیمن بن

اور اللہ عزوجل ہی کے لئے خوبی ابو الیمن بن

عساکر حیث قال۔

عساکر کی نے کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف نعل مبارک میں لکھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔۱۲

نظم

یا منشد اً فی رسم ربع خال	ومناشد الدوارس الاطلال
دع ندب آثار و ذکر مآثر	لاحبة بانوا و عصر خال
والثم تری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بها خدا و عفر وجنة	وفی تربها وجدا و فرط تغال
یا شبه نعل المصطفٰی روحی الفدا	لمحلک الاسمی الشریف العال
هملت لمرآک العیون وقد نأی	مرقا العیون بغیر ما اهمال
وتذکرت عهد العقیق فناثرت	شوقا عقیق المدمع الهطال
اذ کرتنی قدما لها قدم العلی	والجود والمعروف والافضال
لو ان خدی یحتذی نعلا لها	لبلغت من نیل المنی آمال
او ان اجفانی لوطء نعالها	ارض سمت عز ابذا الاذلال

دلیل تیئیس: نیز امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں قصیدہ غراشیخ ابو الحکم رح سے بعض ابیات مرقومہ ذیل نقل کئے۔ اور اس قصیدہ کی مدح میں ما احسنہا فرمایا اور وہ قصیدہ نقشہ نعل مبارک کے وصف میں ہے۔

مثالٌ لنعلی من اُحب هویة
اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا ہوں

فها انا فی یومی ولیلی لاثمه
اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں

اَجرّ علی راسی ووجهی ادیمه
سر اور منہ پر اسے رکھتا ہوں

والثمه طورا وطورا الازمه
اور کبھی چومتا ہوں اور کبھی سینہ سے لگاتا ہوں

اُمثله فی رجل اکرم من مشی
میں اپنے دل میں اسکو محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پای اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے

فتبصره عینی وما انا حامله
گویا میں اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں

احرك خدی ثم احسب وقعه
اس نقشہ پاک کو اپنے رخسارہ پر رکھکر جنبش دیتا ہوں

علی وجنتی خطوا هناك یداومه
گویا اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں

ومن لی بوقع النعل فی حرّ وجنتی
آہ کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پای مبارک جو آسمان ہشتم کے ستاروں کی سروں پر بلند ہوئی انکی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارہ پر پڑے

لماش علت فوق النجوم براجمه

ساجعله فوق الترائب عوذة
میں نقشۂ نعل مبارک کو اپنے سینہ پر لٹکا تعویذ بنا کر باندھوں گا

لقلبی لعل القلب یبرد حاجمه
شاید دل کی سوزش کو آرام ہو اور چین پاسے

واربط فوق الشؤن تمیمة
اور میں اس نقشہ نعل مبارک کو اپنی آنکھوں کے لئے تعویذ بنا کر

لجفنی لعل الجفن یرقاء ساجمه
باندھونگا شاید بہتی پلکیں رکیں

الا بابی تمثال نعل محمد
میں تو تصویر کفش مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا باپ قربان

لطاب احاذیه وقدس خادمه
کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہوجائے

یود هلال الافق لو انه هو
ماہ نو کی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے

یزاحمنا فی لثمه ونزاحمه
بوسہ میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے

سلام علیہ کلما ھبت الصبا	وغنّت باغصان الاراک حمائمہ
اللہ تعالیٰ کا سلام اُترے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبتک باد صبا چلے	اور جبتک درخت اراک کی ٹہنیوں پر کبوتر اس کی گائیں

دلیل چوتھروین نیز مواہب میں ہے۔ من بعض ماذکر من فضلہا

وجرب من نفعہا وبرکتہا ماذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید

وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت ھذا المثال لبعض الطلبۃ

فجاءنی یوما فقال رایت البارحۃ من برکۃ ھذا النعل

عجبا اصاب زوجی وجع شدید کاد یھلکھا فجعلت النعل

علی موضع الوجع وقلت اللہم اشف ببرکۃ ھذہ النعل فشفاھا اللہ للحین

ترجمہ اس نعل مبارک کے نقشہ کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تحریر میں آئے ان میں سے وہ ہی جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اور تصویر اپنے بعضے شاگردوں کو بنا دی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثالِ مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری بی بی کو سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے اس تصویر مبارک کو درد کی جگہ پر رکھکر یہ دعا کی کہ الٰھی اس کی برکت سے شفا دے اللہ جل شانہ نے فوراً شفا بخشی۔

دلیل پچھتروین ایضاً قال العلامۃ القسطلانی

عن ابی اسحاق عن شیخ شیخہ و مما جرب من برکتہ

ان امسکہ عندہ متبرکا بہ کان امانا لہ من

بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین

کل حاسد وان امسکہ الحامل بیمینہا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر

امرہا بحول اللہ تعالی وقوتہ ترجمہ نقشہ نعل مبارک کی آزمائی

ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے

ظالموں کے ظلم سے اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک

ہر شیطان سرکش اور حاسد کی چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور

عورت حاملہ شدت درد زہ میں اگر اسے اپنے دھنے ہاتھ میں لے بعنایت

الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

دلیل چہارم (۴) اس نقشۂ نعل مبارک کے باب میں علمائے دین کی

کثیر تصنیفات و تالیفات ہیں منجملہ ان کے علامہ تلمسانی کی النفحات العنبریہ

فی وصف خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح المتعال فی مدح خیر النعال

مشاہیر سے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں عجائب فضائل و برکات

دفع بلیات و قضائے حاجات جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے

اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے کثیر مذکور ہیں جس کا جی چاہے

مطالعہ کرے اور جن علمائے دین نے نقشہ مبارکہ بنایا اور بنوایا اور تلامذہ کو

عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کے مدائح لکھے، اس سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ سر آنکھوں پر رکھنے اور بوسے کی ترغیبیں دیں، احادیث کی طرح اس کی روایات کا اہتمام فرمائے، اس قدر ہیں کہ ان کے نام مبارک کی فہرست لکھی جائے تو دفتر طویل چاہیئے۔ انہیں علمائے محققین و اساطین شرع متین سے امام عبد اللہ بن عبد اللہ مدنی اجل تبع تابعین سے ہیں جو امام مالک رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور حقیقی بھتیجے اور اکابر علمائے مدینہ سے ہیں از انجملہ امام حافظ الحدیث زین الدین عراقی علامہ ابن حجر عسقلانی کے استاذ از انجملہ علامہ ابو ذر عراقی اور امام بلقینی اور امام سخاوی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہم حفاظ حدیث اور ائمہ معتمدین ہیں جن کی جلالت شان و عظمت اظہر من الشمس اور متفق علیہ اہل تحقیق ہے۔ اقول جب نقشۂ نعل شریف کے یہ فیوضات و برکات ہیں صرف تشابہ من وجہ کی وجہ سے اور شرف نسبت سے تو موئے مبارک جو عین جز و ہے حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکے برکات و فیوضات اور اس کے کرامات اور اس سے قضائی حاجات دفع بلیات کا کیا پوچھنا۔ اگر برکات و فیوضات اور کرامات و قضای حاجات و دفع بلیات موئے مبارک سے جو وقوع میں آئے ہیں اور آتے ہیں کوئی لکھنا چاہے تو احاطہ تحریر میں ہرگز نہیں آسکتے نہ حیطہ تقریر میں ان کی گنجائش اور موجب برکات ہونا اس کا تو خود تقریر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ صحابہ

اور تقسیم حضور پر نور سے ثابت اور مبرہن ہو چکا فلا نطول الکلام باعادتہ

دلیل تہتر ویں یہاں تک جو ادلّہ میں نے لکھے وہ موافق مسلک ارباب ظاہر کے اور جو ارباب باطن ہیں ان کے واسطے ان ادلّہ کی کچھ ضرورت نہیں ان پر برکات اور فیضان و انوار موئے مبارک کے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے زائد روشن ہیں ؎

نہ ہے ناداں کہ او خورشید تاباں	بنور شمع جوید در بیاباں

یعنے انکے واسطے ان ادلہ سے اثبات ایسا ہے جیسے چراغ سے خورشید کو ڈھونڈھنا

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وے رو متاب

دلیل چہتر ویں منکرین جو موئے مبارک کے تبرک اور اس کے فیض سے انکار کرتے ہیں۔ اور قائل ہیں اس کے عدم تبرک و عدم عظمت کے اس قول سے انہوں نے ساری امت اور سواد اعظم کو معاذ اللہ گمراہ جانا صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک کے علمائے صالحین کو جو قائل ہیں موئے مبارک کے تبرک اور فیضان کے اور آئندہ اس قول سے اپنے خلف معتقدین کے سواد اعظم حق سے پھیرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہیں اس سے انپر سخت خوف کفر کا عائد ہوگا شفای قاضی عیاض میں ہے نقطع بتکفیر کل قائل قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کو گمراہ ٹھہرانیکی طرف راہ نکلے یا وہ اپنے زعم میں امت کو

گمراہ ٹھیراوے وہ یقیناً کافر ہے انتہیٰ۔

دلیل اناسی (۷۹)۔ جو موئے مبارک سندی ہیں جن کے اسناد میں محققین علما اور سادات فضلا اور اتقیا چلے آتے ہیں اور وہ مشہور بحد تواتر کو پہونچے ہیں ان کے انکار سے اور اس تبرک کو نہ ماننے سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ تجویز کذب ہے۔ کما لایخفیٰ اور کذب انبیا مطلقاً موجبات کفر سے ہے۔ بالاتفاق شفا میں ہے۔ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فھو کافر بالاجماع ترجمہ جو اللہ کی وحدانیت و نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز اور ان کو ان کی بات میں کاذب مانے خواہ اپنے زعم میں اس میں کسی مذہب کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بلا اتفاق کافر ہے انتہیٰ۔ نیز اسی میں ہے۔ قال ابو حنیفۃ واصحابہ علی اصلہم من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احدا منہم او برئ منہ اوشک فی شئ من ذلک فھو مرتد۔

دلیل اسی (۸۰)۔ سابقاً مدارج النبوۃ اور شفا وغیرہ سے گذر چکا کہ موئے مبارک

اور جملہ آثار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم عین تعظیم حضرت معظم اللہ تعالیٰ جل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ پس موی مبارک یا کسی اثر کے آثار فیض انوار حضور سے تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین معاذ اللہ خود حضور کی شان اعلیٰ و اجل و اعظم و اکرم و افضل کی تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین ہے۔ اور حضور کی تحقیر و توہین و استخفاف بلا خلاف کفر ہے۔ خواہ تصریحاً ہو یا تلویحاً اشارۃً و کنایۃً ہو یا صراحۃً و علیٰ رقم بہر حال کفر ہے بالاتفاق شفا شریف میں ہے۔ وکذلک

من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمدا الکذب

فیما بلغہ و اخبر بہ او شک فی صدقہ او سبہ او استخف بہ

او باحد من الانبیاء او ازری علیہم او اذاھم فھو کافر باجماع

خلاصہ مطلب جو شخص ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصداً کذب کی نسبت کرے تبلیغ احکام شرعیہ میں یا آپ کے اخبار یعنے خبر دینے میں یا آپ کے سچے ہونے میں شک کرے۔ یا آپ کو گالی دیوے یا آپ کی تحقیر و توہین کرے۔ خواہ کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے یا انکی حقارت و ذلت کی بات کرے۔ یا کہے یا ان کو ایذا دے تو وہ شخص بالاتفاق کافر ہے۔ نیز شفا شریف میں ہے جمیع من سب النبی

صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ

اونسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ

او شبہ بشئ علی طریق السب لہ او الازراء علیہ
او التصغیر لشانہ او النقص منہ او العیب لہ فہو
سابٌّ لہ وحکمہ حکم الساب یقتل ولا نستثنی
من فصول ھذا الباب علی ھذا القصد ولا نمتری
فیہ تصریحا کان تلویحا انتہی۔ علامہ محقق چلپی
حاشیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں قد اجمعت الامۃ علی
ان الاستخفاف بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم
وبای نبیّ من الانبیاء کان کفرٌ سواء فعلہ
فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا بحرمۃ
لیس من العلماء خلاف فی ذلک والذین نقلوا
الاجماع فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا
انتہی حاصل ترجمہ تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ تحقیر ہمارے نبی اکرم
حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے کفر ہے خواہ تحقیر
کرنے والا اس کو حلال جانے یا حرام بہر صورت کافر ہے۔ اس میں کسی
عالم کا علمائے دین سے خلاف نہیں اور جن محققین نے اس اجماع کو نقل
کیا ہے اور اس میں تفصیلی بات کی ہے۔ وہ سب بے شمار ہیں ان کا
احاطہ نہیں ہو سکتا۔ انتہت ترجمۃ مع ادنی توضیح۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه واشرف بريته واحب مخلوقاته

واكرم موجوداته محمد وآله وصحبه بقدر حسنه

وجماله وكماله وبارك

فيها جدا وسلم تسليمًا

كثيرا ابدا

ابدا

قصیدہ غرّا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بخشش رحمتِ ختمِ رسالت اس کو کہتے ہیں
ہوئی ضامن ہماری خود کفالت اسکو کہتے ہیں

کیا محبوب حق نے یاد ہم کو ہم نہ تھے پیدا
محبت اس کو کہتے ہیں عنایت اسکو کہتے ہیں

صحابہ کو ہمارے واسطے موئے مبارک دین
امانت اس کو کہتے ہیں کرامت اسکو کہتے ہیں

حبیب کبریا واقف تھے اپنے دردوالونسے
یہ کی تسکین خاطر انکی شفقت اسکو کہتے ہیں

ہمارے واسطے اپنی نشانی دی صحابہ کو
جدا ہوتا نہ دوروں پر عدالت اسکو کہتے ہیں

دلیل اس مدعا کی ہے بہت واضح اگر سنئے
اسے کہتے ہیں برہان اور حجت اسکو کہتے ہیں

صحابہ کو ضرورت کچھ نہ تھی موئے مبارک کی
حضوری انکو حاصل تھی سعادت اسکو کہتے ہیں

مگر محبوب حق اپنی محبت کے دلاروں کو
نہ بھولا غائبانہ جوشِ الفت اسکو کہتے ہیں

لہٰذا معرفت اصحاب کے ہم دوروالوں کو
عطیہ اپنا بھیجا عام رحمت اسکو کہتے ہیں

یہ ہے محبوب کی اپنے نشانی اے مسلمانو
حقیقی دو جہاں کی اصل دولت اسکو کہتے ہیں

یہ جزو اس کل کا ہے عالم میں جو کل کے لئے کل ہی
لقائے جزو سے کل کی زیارت اسکو کہتے ہیں

نہ ہے قسمت ہماری ہم مشرف اس لقا سے ہیں
یہ صورت ہے حقیقت میں حقیقت اسکو کہتے ہیں

صراحت سے یہ فرمایا کہ ہم مشتاق ہیں ان کے
پیارے کی قسم جوشِ محبت اسکو کہتے ہیں

مبارک اسے زیارت کرنیوالو موئے اقدس کی
بصیرت ہو اگر حضرتؐ کی رؤیت اسکو کہتے ہیں

جو آنکھیں ہوں سیر ہو فرق اس میں ہو نہیں سکتا
خدائے پاک کا فضل و ہدایت اسکو کہتے ہیں

اگر ہر موئے تن میں ہو زبان ہو شکر کی خاطر
ادا ہرگز نہ ہو شکر اس کا نعمت اسکو کہتے ہیں

جو قانونِ محبت سے ہیں واقف یہ وہی سمجھیں
حضوری میں جو غیبت ہو تو غیبت اسکو کہتے ہیں

نظر میں خواجۂ عالم سے ہے خواجہ کی عنایت سے
جو ہو انکار منکر کو شقاوت اس کو کہتے ہیں

دلِ مخلص خزانہ ہے عجائب فیض و برکت کا
نصیبے کی سعادت حسنِ قسمت اسکو کہتے ہیں

غلط نامہ شعائر اللہ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۸	دبدن	وایدن	۱۶	۱۹	۱۳	جب اسپر	جب
۲	۴	۹	آبنا	آئینا	۱۷	۲۱	۱	نقلا	نقلا
۳	۵	۱۴	برکت	ببرکت	۱۸	″	۸	جب سراپائے	پس سراپائے
۴	۸	۱۰	تنبوت	تنبیوت	۱۹	″	۱۱	مغلوم	مقلوم
۵	″	۱۱	دالمغازی	والمغازی	۲۰	۲۲	۱	شیخ ملی	شیخ ملی
۶	″	″	فی اللدارج	فی المدارج	۲۱	″	۵	اسکا انکا	اسکا انکار
۷	۹	۱۰	نشوودردستہا	نشوودردستہا	۲۲	″	۱۴	گردلیت	گردلیلت
۸	″	۱۵	ازنل	وازنل	۲۳	۲۳	۱۳	اوردوزح	اوردوزخ
۹	۱۴	۶	اسکا موئے	اسکے موئے	۲۴	″	۱۷	انصاف	انصاف کی
۱۰	۱۶	″	محت	محبت	۲۵	۲۴	۵	باب	باپ
۱۱	۱۷	۱۴	ومامی	وامامی	۲۶	″	۱۷	حنی	حتی
۱۲	″	۱۵	نشری	بشری	۲۷	۴۹	۱۰	بوزنہ	بوزینہ
۱۳	″	۷	دجھی نورا	وجھی نورا	۲۸	۵۳	حاشیہ	ابے	اے
۱۴	۱۷	۱۵	ایدی سورا	ایدی نورا	۲۹	۵۸	۱۵	تکفر	تکفیر
۱۵	۱۸	۱۱	ک	نیز	۳۰	۵۹	۴	اس تبرک	اسکے تبرک

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۷	حکمت بالغہ جلد دوم	مولوی احمد کرم صاحب چاکری	علم کلام	۶۱۶	۸ر	قرآن کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اور مخالفین کے شبہات کے جواب
۸	،، جلد سوم	،،	،،	۱۶۱	۷ر	،،
۹	السبع الاسبع عربی	،،	خطبہ	۳۰	۱۰ پائی	نہایت فصیح و بلیغ بے نقطہ عربی خطبہ۔
۱۰	سرمایۂ نجات	مولوی [illegible] صاحب حقانی	فقہ	۹۶	۲ر۳	مسائل ضروریہ دین کا [illegible] مسائل فقہیہ صوم و صلوٰۃ
۱۱	نقشۂ الوراثۃ الفرائض	مولوی شیخ الدین صاحب ازہر	فرائض	.	۳ر	ترکہ میت کی تقسیم مذہب اسلام و شاستر ہنود کے موافق
۱۲	نقشہائے فقہ اردو	مولوی عبید اللہ صاحب مولوی فاضل	فقہ	[illegible]	[illegible]	وضو نماز کے شرائط و فرائض و واجبات و مفسدات و مکروہات وغیرہ۔
۱۳	خطبہ میلاد النبی اردو	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۴۴	۳ر	مختصر حالات پیدائش آنحضرت
۱۴	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام [illegible] صاحب مہاجر	میلاد و تعظیم	۱۴۴	۵ر	[illegible] در فضیلت و تعظیم محفل میلاد۔
۱۵	الوسیلۃ العظمیٰ ،،	.	.	۱۳۶	۴ر	جواز قیام وقت ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۶	زاد السبیل الی دار الخلیل اردو	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج وعمرہ	۱۳۷	۴ر	مناسک حج و عمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام کا بیان۔
۱۷	اعلم التجرید اردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجرید	۴۴	۱ر۶	قرأت قرآن کا مدلل ثبوت و قواعد تجوید کا بیان۔
۱۸	رفع الحجاب عن مسئلۃ الخضاب	،،	مسئلہ خضاب	۳۲	۲ر	[illegible] خضاب جائز ہونے کا ثبوت
۱۹	شعائر اللہ فی اثبات فضائل شعر رسول اللہ	،،	آثار و موئے مبارک	۷۰	۲ر	موئے مبارک و آثار شریفہ کی زیارت کا ثبوت۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۲۰	سخاوت الشرافت اُردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	اخلاق	(۴۰)	۱ر۶ مـ	آہستہ اور پکار کر ذکر کرنیکا ثبوت -
۲۱	سفرنامہ حرمین شریفین اردو	مولوی محی الدین حسین صاحب میلوسی	سفرنامہ حج	۲۲۳	۱۲ ار ۳ مـ	حرمین شریفین و احکام حج وعمرہ و اسفار بری و بحری کا کیفیت کے بیانات
۲۲	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبہٹوی	فقہ	۳۲	۱ر۳ مـ	تراویح کے بیس رکعت کا ثبوت بایراد المواخذہ -
۲۳	تحقیق مسح الجوربین فارسی	رر	رر	۲۴	۱ر	پائتابوں پر مسح کرنیکی تحقیق -
۲۴	فیصلہ شاہ صاحب دہلوی رح اردو	رر	تصوف	۲۶	۱ر	وحدۃ الوجود کے حق ہونے پر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کا مدلل فیصلہ -
۲۵	ثبوت ذکر جہر اردو	رر	فقہ	۱۰	۶ مـ	بلند آواز سے ذکر کرنیکا ثبوت -
۲۶	تحفۃ السالکین اردو	رر	سلوک	۲۴	۱ر	صوفیوں کے ذکر و شغل وغیرہ کی ترجیح
۲۷	تفسیر سورۂ اعلیٰ فارسی	رر	تفسیر	۲۴	۱ر	سورۂ اعلیٰ کی مفید تفسیر
۲۸	الدلیل الاظہر اردو	رر	فقہ	۱۰	۶ مـ	کلوخ استنجا کا ثبوت -
۲۹	فتاوائے نظامیہ جلد اول	مولوی رکن الدین صاحب مفتی مدرسہ نظامیہ	مسائل دینیہ	۲۱۶	۱۰	مسائل حنفیہ کا مفید مجموعہ
۳۰	خیر المواعظ جلد اول	مولانا مولوی رضا خاں صاحب نقشبندی رح	مواعظ و نصائح	۶۶۰	[illegible]	اردو امروز ای صحیح حدیثوں سے بیان کئے گئے ہیں -
۳۱	اصطلاحات الصوفیہ عربی	علامہ کمال الدین ابوالغنائم عبدالرزاق کاشی -	تصوف	۱۶۸	۵ر۶ مـ	صوفیوں کے اصطلاحات نہایت مفید -
۳۲	مذہب منصور	مولوی منصور علی خاں صاحب مدرس مدرسہ طبیہ آصفیہ	اتباع سنت	۳۴۴	۱۲ر	ہدایت اتباع سنت و اجتناب از بدعت

المعلن مہتمم

حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن